السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گرمی کے موسم میں دوران نماز مکمل جسم ڈھانپنا چاہیے یا کندھوں پر رومال وغیرہ ڈال لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔ (محمد فاروق ناگی، گوجرانوالہ خریداری نمبر 3742)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کےلئے ضروری ہے کہ دوران نماز اپنے ستر کے سمیت دونوں کندھوں کو بھی ڈھانپ کر نماز پڑھے۔ مرد حضرات کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے جب کہ عورتوں کا سارا جسم ہی ستر ہے۔ مردوں کےلئے اپنے ستر کے علاوہ کندھوں کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔'' (صحیح بخاری: الصلوۃ 259)

نیز حضرت عمرو بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایک کپڑے میں نماز بایں طور پر پڑھتے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ (صحیح بخاری الصلوۃ 356)

ان احادیث کے پیش نظر ایک ستر پوش نمازی کےلئے یہ گنجائش ہے کہ وہ صرف رومال وغیرہ کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھ لے یا بازوؤں والی بنیان پہن لے۔ ہاں اگر رومال وغیرہ کندھوں پر ڈالا ہے تو اس کے دونوں کناروں کو کھلا نہ چھوڑا جائے۔ بلکہ اس کی گرہ دے لی جائے کیوں کہ کپڑے کو کھلا چھوڑ دینا سدل ہے جس کی نماز میں ممانعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز منہ ڈھانپنے اور سدل سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد: الصلوۃ 643)

سدل یہ ہے کہ سر یا کندھوں پر اس طرح کپڑا ڈالا جائے کہ وہ دونوں طرف لٹکتا رہے، ہاں اگر سر یا گردن پر کپڑے کو بل دے کر لپیٹ لیا، پھر اس کے دونوں کنارے لٹکیں تو یہ سدل نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی ممانعت ہے۔ البتہ عورت کےلئے ضروری ہے کہ دوران نماز اس کے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ ہو حتیٰ کہ اس کے قدم بھی ڈھکے ہوئے ہوں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت اوڑھنی اور ایسے لمبے کرتے میں نماز پڑھے جس میں اس کے قدم بھی چھپ جائیں۔ (سنن بیہقی، ج2ص 232)

(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔ (بلوغ المرام: حدیث نمبر 207

تاہم اس قسم کی موقوف روایت مرفوع کے حکم میں ہے کہ اس میں مسئلہ بیان ہوا ہے، اس کا تعلق اجتہاد واستنباط سے نہیں ہے، صورت مسئولہ میں اگر رومال وغیرہ سے کندھوں کو ڈھانپ لیا جائے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے بشرطیکہ قابل ستر حصہ ڈھانپا ہوا ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:155